کہ آج کل میت کے گھر والوں کی طرف سے دعوت، تیجہ، ساتواں، دسواں، بیسواں چالیسواں، اور برسی ورسوئی وغیرہ کی جو رسمیں رائج ہیں یہ سب کار شر اور بدعت ہیں اور یہ کرنے والے بدعتی ہیں۔

سنت کے بعد اجتماعی دعا

۔ آج کل سنتوں کے بعد اجتماعی شکل میں جو دعا، کا طریقہ رائج ہے وہ بدعت ہے رسول اللہ ﷺ صحابہ و تابعین اور ائمہ دین سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عام طور سے سنتیں گھر جا کر پڑھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ اس کی ترغیب بھی فرمایا کرتے تھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ اذا قضی احدکم الصلاۃ فی مسجدہ فلیجعل لبیتہ نصیبا من صلاتہ فان اللہ جاعل فی بیتہ من صلاتہ خیرا۔

جب تم اپنی مسجد میں فرض نماز پڑھ لے تو اپنی نماز کا ایک حصہ اپنے گھر کے لیے چھوڑ رکھے یقیناً اللہ تعالیٰ گھر میں نماز پڑھنے سے خیر نازل کرتا ہے۔

(مسلم، صلاۃ المسافرین، باب استحباب النافلۃ فی بیتہ)

اس طرح کی مختلف روایات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سنت اور نفل نماز کو مسجد میں پڑھنے کے بجائے گھر میں جا کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

اب ایسی صورت میں یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ سنتوں کے بعد اجتماعی دعا غیر مشروع بلکہ بدعت ہے اس سے اجتناب لازم ہے۔

نماز جنازہ کے بعد دعا

نماز جنازہ کے بعد دعا بدعت ہے۔ جب نماز ختم ہو جائے تو میت کو دفن کرنا چاہیے۔ آج کل یہ رواج ہو گیا ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد سب لوگ بیٹھ جاتے ہیں اور امام کہتا ہے پڑھو الحمد للہ شریف اور قل شریف اتنی اتنی بار اور پھر وہ میت کو بخشتے اور دعا مانگتے ہیں اور بعض مقامات پر صرف اجتماعی طور پر سلام پھیرنے کے بعد دعا مانگتے ہیں خیر جو بھی طریقہ ہو بدعت ہے یہ عمل نہ تو کتاب و سنت سے ثابت ہے اور نہ ہی کتب فقہ سے اگر یہ عمل خیر ہوتا تو رسول اللہ ﷺ نہ چھوڑتے اور صحابہ اس پر ضرور عمل کرتے ائمہ و محدثین ضرور اس کو امت کے لیے بیان کرتے۔ لہٰذا اس سے اجتناب لازم ہے۔

البتہ دفن کرنے کے بعد دعا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور آپ نے امت کو اس کی تاکید فرمائی ہے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ فقال استغفروا لاخیکم ثم سلوا له التثبیت فانه الآن یسأل۔

نبی ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو وہاں ٹھہر جاتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو، اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ ابھی سوال کیا جائے گا۔

(ابوداؤد در کتاب الجنائز باب فی تسویۃ القبر)

دوران قرآن اور اسقاط

اور دوران قرآن اور اسقاط بھی بدعت ہیں یار لوگوں نے عوام الناس کا مال کھانے

کے لیے یہ سب ڈھونگ بنا رکھا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ان کثیرا من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل (التوبہ/۳۴)

یقیناً بہت سے علماء و مشائخ لوگوں کے مالوں کو باطل طریق سے کھاتے ہیں)

آج احبار و رہبان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے علماء بدعت اپنا پیٹ پالتے اور جیب بھرنے کے لیے آئے دن نئی نئی بدعتیں اور رسمیں نکال لیتے ہیں اور دین کے نام لوگوں کو گمراہ کرتے اور اپنا پیٹ پال لیتے ہیں۔

میت کو دفن کے بعد امام اور چند آدمی بیٹھ کر دوران قرآن اور اسقاط کرتے ہیں یعنی میت کے گناہ جھاڑتے اور اس کو قرآن کا ثواب پہنچاتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے ایک قرآن اور ایک روپیہ میت کے وارث امام کی ملک کر دیتے ہیں امام دس آدمیوں کا حلقہ بنا لیتا ہے اور وہ قرآن اور روپیہ دوسرے آدمی کی ملک کر دیتا ہے۔ وہ تیسرے کو حتیٰ کہ وہ قرآن اور روپیہ پھر امام کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ گویا امام کے پاس دس آدمیوں کی ملک در ملک کی وساطت سے دس قرآنوں اور دس روپوں کا ثواب پہنچ گیا ہے۔ اب امام دس فرضی قرآنوں اور دس روپوں کو بدستور گردش دیتا ہے۔ پھر جب قرآن اور روپیہ امام کے پاس پہنچ جاتا ہے تو امام کہتا ہے کہ اب میری ملک میں ۱۰×۱۰ = پورے سو قرآن اور سو روپیہ کا ثواب پہنچ گیا ہے۔ اب سو قرآن اور سو روپوں کو پھر دس میں ضرب دینے کے لیے ایک چکر اور لگایا جاتا ہے اس تیسرے چکر میں امام کی ملک میں ۱۰۰×۱۰ = ایک ہزار قرآن اور ایک ہزار روپیہ کا ذخیرہ آگیا ہے۔ جب پانچ چکر پورے ہو جاتے ہیں تو امام یوں دعا کرتا ہے۔ یا اللہ ایک لاکھ قرآن اور ایک لاکھ روپیہ کا ثواب میں نے میت کی روح کو بخشا۔ اور میت کے وارث اور دوسرے سادہ لوح آمین کہتے ہیں۔ پھر امام ایک روپیہ جیب میں ڈال لیتا ہے اور قرآن بازار جا کر بیچ آتا ہے۔

اندازہ لگائیے کس قدر دین کو مذاق بنالیا گیا ہے اللہ رب العالمین جو علیم بذات الصدور ہے اس کو کس طرح دھوکا دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد صحیح ہے۔

یخدعون اللہ والذین آمنوا وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون۔ (البقرۃ/۹)

اللہ اور مومنوں کو دھوکا دیتے ہیں حالانکہ اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں ... نہیں

ذرا بھی عقل و سمجھ رکھنے والا انسان اس چال بازی و جعل ... ت کو سمجھ سکتا ہے۔ اسلام اس طرح کی جعل سازیوں سے پاک دین ہے۔

کچھ مقامات پر اسقاط کا یہ طریقہ رائج ہے کہ امام یا ملا صاحب ... تا ہے اور وہ کہتے ہیں ۱۲ روپے مجھے دو میں اسقاط کرتا ہوں چنانچہ ان کو مطلوبہ رقم دی جاتی ہے اور وہ کہتے ہیں جاؤ میت کے تمام گناہ میں نے اپنے سر لے لیے۔

غور کیجیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ولا تکسب کل نفس الا علیہا ولا تزر وازرۃ وزر اخری۔ (الانعام/۱۶۴)

جو کوئی شخص برا کام کرے گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور کوئی شخص دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر نہ لے گا۔

اندازہ لگائیے دین کو کس طرح کھیل بنالیا گیا ہے اور چند ٹکوں کی خاطر کس قدر جرأت کے ساتھ اللہ کی کتاب اور الٰہی فرائین کو پامال کیا جاتا ہے یقیناً ایسے لوگ انتہائی قسم کے مجرم ہیں

اور کچھ علاقوں میں اسقاط کے بہانے میت کے یتیم بچوں کو وراثت سے محروم کردیا جاتا ہے اور کچھ دنیا پرست لوگ بچوں کو وراثت سے بے دخل کرنے کے لیے اسقاط کا سہارا لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جائداد اسقاط کے لیے صدقہ کر دی گئی ہے حالانکہ شرعاً مرنے والے کو اجازت نہیں ہے کہ وہ ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کرے

اور بفرض محال کر بھی جائے تو باتفاق علماء امت ایک تہائی مال میں ہی وصیت کی جائے گی اور بقیہ مال ورثاء کا ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی وانا بمکۃ قال یرحم اللہ ابن عفراء قلت یارسول اللہ اوصی بمالی کلہ قال: لا قلت فالشطر؟ قال: لا قلت الثلث فقال الثلث والثلث کثیر انک ان تدع ورثتک اغنیاء خیر من ان تدعہم عالۃ یتکففون الناس فی ایدیہم ...... الحدیث	نبی ﷺ میری عیادت کرنے آئے میں اس وقت مکہ میں تھا آپ نے فرمایا اللہ ابن عفراء پر رحم فرمائے۔ میں نے کہا یارسول اللہ میں اپنے تمام مال کی وصیت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں، میں نے کہا نصف مال کی وصیت کرتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال کی آپ نے فرمایا تہائی مال، تہائی مال بھی زیادہ ہے تم اپنے ورثاء کو مالدار چھوڑ کے جاؤ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں فقیر چھوڑ کے جاؤ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں....

کے سامنے ہاتھ

البخاری / الجنائز / باب ائی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن وقاص کذا اخرجہ فی الوصایا / مناقب خولۃ الانصار، المغازی، النفقات المطرضی، الداعوات الفرائض

مسلم / الوصیۃ / باب الوصیۃ بالثلث واصحاب السنن فی الوصایا۔

غرضیکہ دورانِ قرآن، اور اسقاط کے جو بھی طریقے آج لوگوں میں رائج ہیں وہ سب ایک طرح کا فراڈ ہیں۔ دین اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے

یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود